معجزہ خالدہ

حفاظت قرآن کی ایک مثال

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾ [الحجر۹]

ڈاکٹر ابراہیم عبدالرحیم۔ مدینہ یونیورسٹی

عباسی خلیفہ مامون الرشید اپنے والد کے دور خلافت میں خراسان کے گورنر رہے، اس دور میں وہ اپنے محل میں بحث ومناظرے کی خصوصی محفلیں قائم کرتے تھے، جن میں عام لوگوں کو بلاتے تھے۔ اس محفل میں ایک یہودی کا آنا جانا رہتا تھا، اس کی زبان انتہائی شیریں تھی، فصاحت بلاغت میں کوئی ثانی نہیں رکھتا تھا، خوش نویسی میں اپنی مثال آپ تھا۔ مختلف علوم وفنون میں مکمل دسترس حاصل تھی۔ مامون الرشید کو وہ شخص بہت ہی پسند تھا، اور تمنا کرتے تھے کاش یہ اسلام قبول کرتا۔ کئی بار اسلام کی دعوت دی؛ لیکن ہر بار یہ کہ کر منہ موڑا "ديني و دينُ آبائي" پھر اس کی مجلس سے غائب ہوا۔

ایک سال کی طویل روپوشی کے بعد وہ مامون کی مجلس میں حاضر ہوکر فقہی مسائل میں بات کرنے لگا، وہ بھی کمال کی۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو مامون نے اسے بلاکر پوچھا: کیا تم وہی شخص نہیں، جنہیں میں نے کئی بار اسلام کی دعوت دی تھی، اور ہر بار انکار کیا تھا؟

اسرائیلی بولا: جی بالکل وہی آدمی ہوں۔ مامون نے پوچھا: پھر تم نے اسلام کیسے قبول کیا جبکہ پہلے کہتا تھا: "ديني و دين آبائي" میرا دین اور میرے آباء واجداد کا دین، (اسے میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں!)

وہ کہنے لگا: میں آپ کی مجلس سے یہ ارادہ کر کے اٹھا تھا کہ ان تینوں ادیان کی حقانیت کو پرکھوں گا۔ سب سے پہلے میں نے توراۃ کے تین نسخے اپنے ہاتھوں سے لکھے، بعض جگہوں پر میں نے اپنی طرف سے اضافہ کیا اور بعض جگہوں سے عبارت حذف کردی۔ پھر ان تینوں نسخوں کو بیچنے میں کنیسہ جا پہنچا، اہل کنیسہ نے میرے ان نسخوں کو بغیر کسی تحقیق کے خرید لیا۔

اب کی بار میں نے انجیل کے تین نسخے اپنے ہاتھوں سے لکھے، اس میں بھی اپنے من کے مطابق کمی اور زیادتی کی، اور ان کو لیکر (بِيعة) چرچ پہنچا، انہوں نے بھی بغیر کسی تحقیق کے یہ نسخے مجھ سے خرید لیے۔

اس کے بعد میں نے قرآن مجید پر یہی تجربہ کرنا چاہا، اس کے بھی تین نسخے اپنے ہاتھوں سے لکھے، حسب منشا کہیں کمی کی اور کہیں اضافہ کیا، پھر ان نسخوں کو لے کر میں سوق الوارقين (Book Market) پہنچا، تا کہ اسے بیچ دوں۔ جب میں

نے یہ نسخے پیش کیے، تو ہر ایک نے اس کی ورق گردانی کی۔ جب انہیں اس میں کمی اور زیادتی کا پتہ چلا تو انہوں نے یہ نسخے میرے منہ پہ دے مارے۔ تب مجھے یقین ہوا کہ یہ کتاب محفوظ ہے، اور یہی میرے اسلام قبول کرنے کا سبب بنا۔

اس واقعے کے عینی شاہد قاضی یحیٰی بن اکثم کہتے ہیں: اگلے سال میں حج کے لیے مکہ مکرمہ پہنچا جہاں معروف محدث سفیان بن عیینہؒ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے انہیں یہ قصہ سنایا تو فرمانے لگے: اس کی دلیل قرآن مجید میں آئی ہے۔ میں نے عرض کیا کون سی آیت؟ کہنے لگے: ﴿إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ﴾ [المائدة ٤٤] ''بیشک ہم نے تورات اتاری، جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے مطابق فیصلہ کرتے تھے انبیاء جو فرمانبردار تھے اور رب پرست علماء کرامؒ ان لوگوں کے لیے جو یہودی بنے، اس لیے کہ انہی کو اللہ کی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی تھی، اور وہ اس پر گواہ تھے۔ لہٰذا تم 'لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو۔'' [دلائل النبوة للبيهقي ١٥٩/٧]

یہودی علماء توریت کے محافظ ٹھہرائے گئے، اسی لیے ان کے علماء سوء نے توراۃ میں کمی اور زیادتی کر کے اس کو ضائع کر دیا۔ غالباً اس لیے کہ اس کی حجیت کا زمانہ اگلے نبی حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت تک تھا۔ جبکہ قرآن مجید ناقابل تنسیخ حجت الٰہی ہے، اسی لیے اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی۔ ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝﴾ ''ہم نے ہی اس نصیحت کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی اور اندرونی وبیرونی دشمنوں کی کوششوں کے باوجود قیامت تک محفوظ رہے گا۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں: ''کتاب اللہ اور اخبارِ سلفؒ میں اس بات کی واضح دلیل موجود ہے کہ سابقہ امتیں اگر دین میں کوئی تبدیلی چاہتے تو پہلے اپنی کتابوں میں تبدیلی کرتے، پھر دلوں میں محرف عقیدہ راسخ کرتے، پھر اپنے گفتار و کردار کو اپنی خواہشات کے تابع بنا دیتے تھے۔ جبکہ ہماری امت میں اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو محفوظ کیا، اور صحیح عقیدے کو لوگوں کے دلوں میں پختہ کیا، تاکہ اصل دین میں کوئی کمی بیشی واقع نہ ہو۔ [دلائل النبوة للبيهقي ٥٩/٧]

الحمد للہ اس دین کی حفاظت پر! ہمیں راہ حق دکھانے پر! اب ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دعا کرنا چاہیے کہ اللہ ہمیں موت تک دین حق پر گامزن رکھے۔ یوم الحشر ہماری مغفرت فرما۔ (آمین)